ام کلثوم بنت علی (رضی اللہ عنہا) کا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) سے نکاح۔

شیعہ سنی کتب سے 25 حوالہ جات

(اہل سنت کی کتب)

عن ابن شهاب قال ثعلبة بن أبي مالك إن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قسم مروطا بين نساء من نساء المدينة فبقي مرط جيد فقال له بعض من عنده يا أمير المؤمنين أعط هذا ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي عندك يريدون أم كلثوم بنت علي فقال عمر أم سليط أحق وأم سليط من نساء الأنصار ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر فإنها كانت تزفر لنا القرب يوم أحد (صحیح بخاری)

ابن شہاب، ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے مدینہ کی عورتوں کو کچھ چادریں تقسیم کی تھیں، تو ایک نہایت عمدہ چادر بچ گئی، پاس بیٹھنے والوں میں سے کسی نے کہا، کہ امیرالمومین یہ چادر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی، یعنی نواسی کو جو آپ کے نکاح میں ہیں دے دیجئے (ان کی مراد تھی) ام کلثوم بنت علی عمر نے فرمایا، ام سلیط اس کی زیادہ مستحق ہیں، اور ام سلیط انصاری خواتین میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی، عمر نے کہا وہ احد کے دن ہمارے لئے مشکیں بھر بھر کے لاتی تھیں۔

عن جعفر بن محمد، عن أبيه، عن علي بن الحسين، أن عمر بن الخطاب - رضي

الله عنه - خطب إلى علي - رضي الله عنه - أم كلثوم ، فقال : أنكحنيها ، فقال علي : إني أرصدها لابن أخي عبد الله بن جعفر ، فقال عمر : أنكحنيها فو الله ما من الناس أحد يرصد من أمرها ما أرصده ، فأنكحه علي

علی بن حسین کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت علی سے ام کلثوم کا نکاح طلب کیا۔علی المرتضٰی نے جواب دیا کہ میں نے اپنے برادرزادہ اورعبداللہ بن جعفر کے لئے یہ رشتہ محفوظ کیا ہے۔تو حضرت عمر نے کہا آپ مجھے نکاح کردیں،اللہ کی قسم، میں اس کی ایسی نگاہ دشت کروں گا کہ جس طرح کوئی دوسرا حفاظت نہ رکھ سکے گا۔اس پر حضرت علی المرتضٰی نے ام کلثوم کا نکاح کر دیا۔(مستدرک حاکم)

عن جعفر بن محمد عن أبيه أن عمر خطب أم كلثوم إلى علي فقال: إنما حبست بناتي على بني جعفر فقال: زوجنيها فو الله ما على ظهر الأرض رجل أرصد من كرامتها ما أرصد. قال: قد فعلت (الاصابہ)

نا محمد بن القاسم بن زكريا نا هشام بن يونس نا الدراوردي عن جعفر بن محمد عن أبيه " أن أم كلثوم بنت علي وابنها زيدا وقعا في يوم واحد والتقت الصائحتان فلم يدر أيهما هلك قبل فلم ترثه ولم يرثها وأن أهل صفين لم يتوارثوا وأن أهل الحرة لم يتوارثوا (سنن الدارقطنی)

جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں سیدہ ام کلثوم بنت علی اوران کا بیٹا زید ایک ہی دن فوت ہوئے یہاں تک کہ دونوں کے رونے والوں کا ایک ہی سڑک پر سامنا ہوا تو ان میں سے کسی ایک کو دوسرے کا وراث نہیں بنایا گیا۔اسی طرح واقعہ حرہ میں جو لوگ فوت ہوئے وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے۔اسی طرح جنگ صفین میں جو لوگ مارے گئے وہ ایک

دوسرے کے وارث نہیں بنے۔

حدثنا نعیم بن حماد عن عبد العزیز بن محمد حدثنا جعفر عن أبیه أن أم کلثوم وابنها زیدا ماتا في یوم واحد فالتقت الصاحتان في الطریق فلم یرث کل واحد منهما من صاحبه وأن أهل الحرة لم یتوارثوا وأن أهل صفین لم یتوارثوا (سنن دارمی)

جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں سیدہ ام کلثوم اور ان کا بیٹا زید ایک ہی دن فوت ہوئے یہاں تک کہ دونوں کے رونے والوں کا ایک ہی سڑک پر سامنا ہوا تو ان میں سے کسی ایک کو دوسرے کا وراث نہیں بنایا گیا۔ اسی طرح واقعہ حرہ میں جو لوگ فوت ہوئے وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے۔ اسی طرح جنگ صفین میں جو لوگ مارے گئے وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے۔

قَالَ: وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ، أنا أَنَس بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّمَا حَبَسْتُ بَنَاتِي عَلَى بَنِي جَعْفَرٍ، فَقَالَ عُمَرُ: أَنْكِحْنِيهَا يَا عَلِيُّ، فَوَاللَّهِ مَا عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ رَجُلٌ يَرْصُدُ مِنْ حُسْنِ صَحَابَتِهَا مَا أَرْصُدُ، قَالَ عَلِيٌّ: قَدْ فَعَلْتُ

(تاریخ دمشق)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ خَطَبَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّمَا حَبَسْتُ بَنَاتِي عَلَى بَنِي جَعْفَرٍ. فَقَالَ: أَنْكِحْنِيهَا، فَوَاللَّهِ مَا عَلَى الأَرْضِ رَجُلٌ أَرْصَدَ مِنْ حُسْنِ عِشْرَتِهَا مَا أَرْصَدْتُ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدْ أَنْكَحْتُكَهَا۔ (سنن سعید بن منصور)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّمَا حَبَسْتُ بَنَاتِي عَلَى بَنِي جَعْفَرٍ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْكِحْنِيهَا يَا عَلِيُّ ، فَوَاللهِ مَا عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ رَجُلٌ يَرْصُدُ مِنْ حُسْنِ صَحَابَتِهَا مَا أَرْصُدُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قَدْ فَعَلْتُ

(طبقات ابن سعد)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ إِلَى عَلِيٍّ أُمَّ كُلْثُومٍ ، فَقَالَ : أَنْكِحْنِيهَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنِّي أَرْصُدُهَا لابْنِ أَخِي جَعْفَرٍ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْكِحْنِيهَا ، فَوَاللهِ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يَرْصُدُ مِنْ أَمْرِهَا مَا أَرْصُدُ ، فَأَنْكَحَهُ عَلِيٌّ

(فضائل صحابہ)

عن أبي جعفر أن عمر بن الخطاب خطب إلى علي ابن أبي طالب ابنته أم كلثوم ، فقال علي : إنما حبست بناتي على بني جعفر ، فقال عمر : أنكحنيها يا علي ! فو الله ما على ظهر الارض رجل يرصد من حسن صحابتها ما أرصد ! فقال علي : قد فعلت (کنز العمال)

وزينب ابنة علي الكبرى، ولدت لعبد الله بن جعفر بن أبي طالب؛ وأم كلثوم الكبرى، ولدت لعمر بن الخطاب؛ وأمهم: فاطمة بنت النبي - صلى الله عليه وسلم (نسب قریش)

حضرت علی کی بیٹی زینب الکبری کے بطن سے عبداللہ بن جعفر کی اولاد ہوئی، اورام کلثوم کے بطن سے حضرت عمر بن الخطاب کا بچہ تولد ہوا اور دونوں کی ماں سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔

و (عمر) بن الخطاب رحمه الله كانت عنده ام كلثوم بنت علی ثم خلف علیه (عون) ثم (محمد) ثم (عبد الله) بنو جعفر بن ابی طالب رحمه الله (کتاب المحبر)

حضرت عمر بن الخطاب کے نکاح میں ام کلثوم بنت علی تھیں۔اس کے بعد عون بن جعفر پھر محمد بن جعفر اوراس کے بعد عبداللہ بن جعفر کے نکاح میں آئیں۔

و أما أم كلثوم الكبرى وهي بنت فاطمة فكانت عند عمر بن الخطاب (المعارف- ابن قتیبہ)

حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ کی بیٹی تھیں اور یہ حضرت عمر بن الخطاب کے نکاح میں تھیں۔

وإبراهيم بن نعيم النحام بن عبد الله بن أسيد بن عبد بن عوف بن عبيد بن عويج بن عدي بن كعب، كانت عنده رقية بنت عمر، أخت حفصة لأبيها، وأمها: أم كلثوم بنت علي (انساب الاشراف)

ابراہیم بن نعیم النحام کے نکاح میں حضرت عمر کی بیٹی رقیہ تھیں جو حضرت ام المومنین حفصۃ کی بہن ہیں اوران کی ماں ام کلثوم دختر علی ہیں۔

وتزوج أم كلثوم بنت علي بن أبي طالب، بنت بنت رسول الله - صلى الله عليه وسلم - عمر بن الخطاب، فولدت له زيداً لم يعقب، ورقية؛ ثم خلف عليها بعد عمر - رضي الله عنه - عون بن جعفر بن أبي طالب؛ ثم خلف عليها بعده محمد بن جعفر بن أبي طالب؛ ثم خلف عليها بعده عبد الله بن جعفر ابن أبي طالب، بعد طلاقه لأختها زينب (جمهرة انساب العرب)

حضور ﷺ کی بیٹی کی صاحبزادی ام کلثوم بنت علی المرتضٰی کے ساتھ عمر بن الخطاب نے نکاح کیا۔پس حضرت عمر کی ان سے اولاد ہوئی۔ایک لڑکا زید ہوا، جن کی نسل آگے نہیں چلی۔

اورلڑکی رقیہ ہوئی۔ پھرحضرت عمر کی وفات کے بعدام کلثوم کا نکاح عون بن جعفر سے ہوا۔ پھرعون کے بعد محمد بن جعفر سے ہوا۔ پھرمحمد کے بعد ان کے بھائی عبداللہ بن جعفر سے ہوا جبکہ عبداللہ نے انکی بہن زینب کوطلاق دے دی تھی

هذه أم كلثوم هي ابنة علي زوج عمر بن الخطاب، (اسد الغابة)

یہ ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی اور حضرت عمر بن الخطاب کی زوجہ تھیں۔

ثم تزوج أم كلثوم بنت علي بن أبي طالب، وأمها فاطمة بنت رسول الله، صلى الله عليه وسلم، وأصدقها أربعين ألفاً، فولدت له رقية وزيداً (الکامل فی التاریخ ج 1 ص 471

وأما أم كلثوم تزوجها عمر بن الخطاب، فولدت له زيد بن عمر دلائل النبوة

اہل تشیع کی کتب

محمد بن يحيى وغيره عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن هشام بن سالم عن سليمان بن خالد قال: سألت أبا عبد الله ع عن امرأة توفى زوجها أين تعتد في بيت زوجها تعتد أو حيث شاءت؟ قال: بلى حيث شاءت ثم قال: إن عليا ع لما مات عمر أتى أم كلثوم فأخذ بيدها فانطلق بها إلى بيته (فروع كافى، ج٦ ص ١١٥)

سلیمان بن خالد کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ جس عورت کا خاوندفوت ہو جائے، وہ اپنی عدت کے ایام کہاں گزارے؟ خاوند کے گھر میں یا جہان چاہے؟ امام جعفر نے کہا کہ جہاں چاہے، پھر فرمایا، جب حضرت عمرفوت ہوئے تو حضرت علی اپنی صاحبزادی ام کلثوم کے پاس گئے اور اس کو اپنے ساتھ گھر لے کر آئے۔

مجلسی نے مراۃ العقول ج ۲۱ ص ۱۹۹ پر اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى و غيره عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن هشام بن سالم عن سليمان ابن خالد قال: سألت أبا عبد الله (ع) عن امرأة توفي عنها زوجها أين تعتد في بيت زوجها تعتد؟ أو حيث شاءت؟ قال: حيث شاءت ثم قال: إن عليا (ع) لما مات عمر أتى أم كلثوم فأخذ بيدها فانطلق بها إلى بيته (وسائل الشیعہ ج ۲۲ ص ۲۴۱)

سلیمان بن خالد کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے، وہ اپنی عدت کے ایام کہاں گزارے؟ خاوند کے گھر میں یا جہان چاہے؟ امام جعفر نے کہا کہ جہاں چاہے، پھر فرمایا، جب حضرت عمر فوت ہوئے تو حضرت علی اپنی صاحبزادی ام کلثوم کے پاس گئے اور اس کو اپنے ساتھ گھر لے کر آئے۔

محمد بن أحمد بن يحيى عن جعفر بن محمد القمي عن القداح عن جعفر عن أبيه ع قال: ماتت أم كلثوم بنت علي عليه السلام و ابنها زيد بن عمر بن الخطاب في ساعة واحدة لا يدرى أيهما هلك قبل فلم يورث احدهما من الآخر و صلى عليهما جميعا، (تہذیب الاحکام ج ۹ ص ۳۶۳)

امام جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا؛ حضرت ام کلثوم بنت علی اور ان کے بیٹے زید بن عمر ایک ہی لحہ میں فوت ہوئے۔ اور یہ پتہ نہ چل سکا کہ ان دونوں میں سے پہلے کون فوت ہوا ہے، تو اس صورت میں ایک کو دوسرے کا وارث نہ بنایا جا سکا۔ اور ان دونوں پر اکٹھی نماز پڑھی گئ۔

فأما انكاحه عليه السلام اياها، فقد ذكرنا في كتابنا الشافي، الجواب عن هذا

الباب مشروحا، وبينا انه (ع) ما أجاب عمر إلى انكاح بنته إلا بعد توعد وتهدد ومراجعة ومنازعة (تنزیہ الانبیاء ص ۱۹۱)

جہاں تک امام علیہ السلام کا اپنی لڑکی کو حضرت عمر سے نکاح کرنے کا تعلق ہے، تو اس مسئلہ کا جواب ہم نے کتاب الشافی میں پورے بسط و تفصیل سے تحریر کر دیا ہے۔ اور ہم نے واضح کر دیا ہے کہ حضرت علی المرتضٰی نے اپنی لڑکی کا رشتہ عمر بن الخطاب کے ڈرانے دھمکانے اور بار بار مراجعت و منازعت کے بعد کیا تھا۔

محمد بن جعفر طیار بعد از فوت عمر بن خطاب بشرف مصاہرت حضرت امیر المومنین مشرف گشتہ ام کلثوم را کہ باعدم کفائت از روی اکراہ در حبالہ عمر بود تزویج نمود، (مجالس المومنین، ص ۸۵، تذکرہ محمد بن جعفر طیار)

مر بن الخطاب کی وفات کے بعد محمد بن جعفر طیار نے ام کلثوم بنت علی کے ساتھ نکاح کیا۔ ام کلثوم غیر کفو ہونے کی وجہ سے مجبوراً حضرت عمر کے نکاح میں تھیں۔

والاصل فی الجواب ہو أن ذلک وقع علی سبیل التقیۃ والاضطرار

اصل جواب یہ ہے کہ نکاح ام کلثوم بنت علی تقیہ اور مجبوری کی بنا پر ہوا تھا۔

واما ام کلثوم حکایت تزویج او با عمر در کتب مسطور است وبعد از او ضجیع عون بن جعفر واز پس او زوجہ محمد بن جعفر گشت، (منتہی الآمال، در ذکر اولاد امیر المومنین، ص ۱۸۲

حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ کتابوں میں لکھا ہے اور اس کے بعد عون بن جعفر کے نکاح میں آئی۔ اور اس کے بعد اس کے بھائی محمد بن جعفر کے نکاح میں آئی۔

وزوج النبي ابنته عثمان، وزوج ابنته زينب بأبي العاص بن الربيع، وليسا من بني

هاشم، و كذلك زوّج علي ابنته أم كلثوم من عمر، وتزوج عبد الله بن عمرو بن عثمان فاطمة بنت الحسين، وتزوج مصعب بن الزبير أختها سكينة، و كلهم من غير بني هاشم، (مسالک الافہام شرح شرائع الاسلام، کتاب النکاح باب لواح العقد)

نبی کریم ص ﷺ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح عثمان بن عفان سے کر دیا تھااور اپنی دختر زینب کا نکاح ابولعاص بن ربیع سے کر دیا تھا۔ حالانکہ دونوں بنی ہاشم سے نہ تھے۔ اسی طرح حضرت علی نے اپنی دختر ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر بن الخطاب سے کر دیا تھا، اور عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے ساتھ فاطمہ بنت الحسین کی شادی ہوئی۔ اور ان کی بہن سکینہ بنت الحسین کی شادی مصعب فن زبیر سے ہوئی۔ اور یہ سب بنی ہاشم سے نہیں تھے۔

و روي أن عمر تزوج أم كلثوم بنت علي، المبسوط-طوسی ج ۴ ص ۲۷۲

مروی ہے کہ عمر نے ام کلثوم بنت علی سے نکاح کیا

فولد من فاطمة (ع): الحسن و الحسين و المحسن سقط، و زينب الكبرى، و أم كلثوم الكبرى تزوجها عمر (مناقب آل أبي طالب ج 3 ص 89

و أما ام كلثوم فهي التي تزوجها عمر بن الخطاب، اعلام الوری، ج ۱ ص ۳۹۷

ام کلثوم کا نکاح عمر بن الخطاب سے ہوا

السؤال: هل صحيح أن الخليفة الثاني قد تزوج من بنت الإمام علي عليه السلام؟

الجواب: هكذا ورد في التاريخ و الروايات

سوال: کیا یہ صحیح ہے کہ دوسرے خلیفہ نے امام علی کی بیٹی سے نکاح کیا؟

جواب: اسی طرح تاریخ اور روایات میں آیا ہے۔

آیت اللہ الخوئی کا اعتراف

آیت اللہ فضل اللہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: صحیح روایات میں ایسا ہی آیا ہے۔

آیت اللہ فضل اللہ کا اعتراف

اہم کتب: مجموعہ تفاسیر لکھنوی، منہاج السنہ، حقیقی دستاویز، مطرقۃ الکرامہ، آیات بینات، یازدہ نجوم، مزید کتب

علی عمران عرف زندگی عرف خیر البریہ عرف الخیر نے، سیدنا عمر (ر) کا نکاح ام کلثوم (ر) بنت علی (ر) کے بجائے، ام کلثوم (ر) بنت ابوبکر (ر) سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اور اس کوشش میں اُس نے اعلام النساء کتاب کا یہ حوالہ پیش کیا۔

جبکہ، مندرجہ بالا حوالے میں ام کلثوم (ر) بنت ابوبکر (ر) کا صرف رشتہ طلب کرنے اور پھر دوبارہ از سر نو رشتہ طلب کرنے کا بیان ہے۔ اس میں کہیں مذکور نہیں کہ اُن سے نکاح ھوا۔ اور حقیقتاً ھوا بھی نہیں۔ اب اُس مناظر صاحب کو کوئی کیا سمجھائے کہ اس حوالے میں تو نکاح منعقد ہونے کی کوئی بات ہی نہیں لکھی۔ جس سے صاف پتہ چلتا ھے کہ اُس کو عربی کی الف ب تک نہیں آتی، اگر آتی تو وہ یہ حوالہ کبھی نہ لگاتا۔ لیکن اُس کو کیا معلوم، کہ اسی کتاب کے اگلے پانچ صفحے اگر وہ دیکھ لیتا تو اصل حقیقت معلوم ہو جاتی۔

چنانچہ جب ام کلثوم (ر) بنت ابوبکر (ر) سے اُن کے رشتے کا معاملہ نہیں بنا، تو صحابہ کی تجویز پر پھر سیدنا عمر (ر) نے سیدنا علی (ر) سے اُن کی سگی بیٹی ام کلثوم (ر) بنت علی (ر) کے رشتے کی بات کی۔ پہلے تو سیدنا علی (ر) نے اپنی بیٹی کی صغرسنی کی وجہ بیان کی، مگر جب سیدنا عمر (ر) نے اصرار فرمایا اور کہا کہ نبی (ص) نے فرمایا تھا کہ: قیامت کے دن ہر نسب و مسہرت کٹ جائے گی لیکن میرا اور فاطمہ کا نسب نہیں کٹے گا۔ لہذا اس بات اور سیدنا عمر (ر) کے اصرار پر سیدنا علی (ر) راضی ہو گئے اور اپنی بیٹی ام کلثوم (ر) بنت علی (ر) کا نکاح

سیدنا عمر(ر) سے چالیس ھزار درھم حق مہر کے فرما دیا۔ اور اُنہی کے بطن مبارک سے زید بن عمر اکبر(ر) اور رقیہ بنت عمر(ر) پیدا ہوئے۔

یہی تمام بات اور مکمل قصہ، اسی کتاب اعلام النساء کے اگلے پانچ صفحے بعد ام کلثوم بنت علی کے عنوان سے مذکور ہے۔ اگر علی عمران یہ صفحات پڑھ لیتا تو اُس پر یہ اصل حقیقت آشکار ہو جاتی۔ لیکن دجل و فریب اور تبرے کی مشینوں کو کون سمجھائے؟ خیر، درج ذیل حوالہ دیکھیں اور علی عمران مناظر صاحب کی جہالت کو داد دیں۔